سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۳۸)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ - لاہور } ایڈیٹر
پادری ایچ - ای وایلی صاحب ایمپرس روڈ - لاہور } مینجر

جملہ خط وکتابت وترسیل زر بنام مینجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیئے۔ تمام مضامین واشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۵ اگست ۱۹۲۷ء	نمبر ۳۱

مسدس

(از قلم جناب کدارناتھ صاحب منت)

۹۷ میرے سبب سے تم کو ستائیں خوشی مناؤ ۔ باتیں بُری بُری بھی بتائیں خوشی مناؤ
سو لعن طعن تم کو سنائیں خوشی مناؤ ۔ کیسے ہی اتہام لگائیں خوشی مناؤ
باندھیں تو دل شکستہ نہ تم ہو کسی طرح ۔ اگلے بھی تو ستائے گئے ہیں اسی طرح

---

۹۸ یہ شور ہے کہ تم ہو نمک اس زمین پر ۔ کھاری جو ہو گئے تو وہ جاتا رہا اثر
پھر وہ مزا کہاں ہے تو وہ ذائقہ کدھر ۔ کس سے کرینگے اس کو خریدار پھر مگر
پھینکیں زمین پہ اسے پامال سب کریں ۔ شوریدہ طینتوں کا یہی حال سب کریں

---

۹۹ دنیا کے نور جو تمہیں انوار چاہیئے ۔ تاریک تم ہو آپ نہ زنہار چاہیئے
روشن اگر چراغ سے گھر بار چاہیئے ۔ جا اُس کی طاق پر سر دیوار چاہیئے
روشن پئے یگانہ وبیگانہ ہو چراغ ۔ کیا نفع زیر دامنِ پیمانہ ہو چراغ

---

۱۰۰ دیہات وشہر وقصبہ ومزرع مواضعات ۔ کتنی بسی نہ ہو گی زمیں پر یہ کائنات
جائیں تب اُن میں دیکھیں ہم اُنکے عجائبات ۔ لیکن پہاڑ پر ہیں جو آباد خانہ جات
زیرِ نگاہ آتے ہیں سرِ رہ گذر سے وہ ۔ چھپتے نہیں چھپائے کسی کی نظر سے وہ

---

۱۰۱ تم نور ہو تو چاہیئے دنیا کے نور ہو ۔ جس جس جگہ تمہارے قدم کا ظہور ہو
تاریکی روشنی سے کفِ پا کی دور ہو ۔ اعمالِ نیک پر جو تمہارا عبور ہو
تعریف سب کے منہ سے ہو صرف آپ کی ۔ ہو بلکہ آسمان پہ تمجید باپ کی

---

۱۰۲ توریت ہو زبور ہو یا صحفِ انبیا ۔ اِن نسخہ جات میں نہیں امکان تنسخ کا
منسوخ اُن کو میں نہیں کرتا ہوں کہہ چکا ۔ جو کچھ لکھا یا ان میں ہے کرونگا میں ادا
جب تک کہ آسمان وزمیں ٹل نہ جائینگے ۔ نقطہ شوشہ ہوں یا حروف تبدل نہ پائینگے

---

۱۰۳ احکام اِن کتب میں جو چھوٹے بڑے ہیں سب ۔ واجب ہیں فرضِ عین ہیں ہیں بلکہ واجب
ان میں سے جو کرے نظر انداز ہو العجب ۔ اور ایسے ہی سکھائے وہ گستاخ بے ادب
چھوٹے سے چھوٹا وہ بھی کیا جائیگا ضرور ۔ توڑیگا اُس کا جو سزا پائیگا ضرور

---

۱۰۴ لیکن وہ نیک مرد جو ان پر عمل کرے ۔ تعمیل سے عمل کے معمہ کو حل کرے
تلقین سے ہر آئینہ دل سجل کرے ۔ اُسکو بڑا خدا (کہ جو ہے عزوجل) کرے
افضل فریسیوں سے نہ ہو گر جہان میں ۔ داخل نہ ہو گے سلطنتِ آسمان میں

---

۱۰۵ تم سُن چکے ہو اگلوں سے تھا کیا کہا گیا ۔ تو کر نہ خون خون ہی بدلا ہے خون کا
لیکن میں تم کو مطلب اصل اسکا دوں بتا ۔ غصہ ہے خاص تخم پئے کاشت خوں سدا
غصہ کرے جو بھائی پہ ملزم اُسے سمجھ ۔ بن نیک اس بُرائی پہ ملزم اسے سمجھ

---

۱۰۶ غصہ جو کوئی ہو وہ عدالت میں آئیگا ۔ پاگل کا کہنا صدر عدالت دکھائیگا
احمق کہے سزا وہ جہنم میں پائیگا ۔ جیسی ہو ضرب ویسی ہی وہ مار کھائیگا
حادی ہے شرع یاد رہے دل کے حال تک ۔ پہنچیگا یہ خیال دلی خط وخال تک

جب نذر کے جائے تو قربانگاہ پر
جاتا ہے جب خدا کی حضوری میں لے بشر
اُس وقت وہ معاملہ آئے تجھے نظر
ناراض ہے جس سے تیرا برادر تو پیشتر
جا اس سے کر ملاپ کہ بھائی کو پائیگا
مقبول پھر وہ نذر ہو جو تو چڑھائیگا

جب تک ہے مدعی کے تو ہمراہ راہ میں ۱۰۸
جلد اُس سے میل ہوئے رکھنا نگاہ میں
تا کی نہ ہو عدالت نصفت پناہ میں
منصف تری گرفت کرے اس گناہ میں
محبس سے پھر تو خود کو رہا کر سکے نہ تو
جب تک کہ کوڑی کوڑی ادا کر سکے نہ تو

یہ عبرت ہے اہلِ نظر کیلئے

لیکن وہ اہلِ نظر ہیں کہاں جنکو عبرت ہو ہزاروں واقعات روزمرہ ہماری آنکھوں کے سامنے گذرتے ہیں۔ بس چند منٹ حد چند گھنٹے اُن کی یاد سے عبرت ہوتی ہے۔ ذرا توجہ ہٹی۔ بس پھر وہی دنیا اور وہی ہم۔ تواریخی واقعات جنکی صداقت میں کلام نہیں۔ ایسے ایسے عبرت انگیز ہیں کہ ایک دفعہ تو انسان کے منہ سے توبہ نکلتی ہے۔ اور کان پکڑ لیتا ہے مگر آہ یہ دیرپا نہیں۔ انسان بھول جاتا ہے انسان کے دماغ میں کچھ ایسی بات بیٹھی ہوئی ہے۔ کہ لوگوں کو مرنا ہے۔ مجھے تو مرنا ہی نہیں۔ مرنا یاد ہو تو آج دنیا سے تمام مظالم تمام دغا فریب۔ تمام مادہ پرستی دُور ہو جائے۔ آج وہ زمانہ ہے کہ سوائے مادہ پرستی دوسری بات نہیں۔ خدا اور عاقبت کس کو یاد ہے؟ بار بعض کوشش کہ عالم دوبارہ نیست والا معاملہ ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ دنیا پرستی کے چند واقعات موجودہ اور گذشتہ زمانہ کے ناظرین کو دکھاؤں۔ ممکن ہے کہ میرے بھائی کچھ عبرت حاصل کریں دنیا سے دل ہٹا کر آسمان پر دل لگائیں۔ دُنیا کے خزانوں پر لات ماریں کیونکہ یہ فانی ہے۔ خداوند یسوع کا فرمان ہے کہ اپنا خزانہ آسمان پر جمع کرو۔ جہاں چور سیندھ نہیں دے سکتا۔ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل ہوگا۔

آج تین چیزوں پر دنیا مر رہی ہے۔ حکومت دولت حُسن۔ باوجود جاننے کے کہ اُن میں پائیداری نہیں۔ تو بھی ہر ایک اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حاصل صرف اسکو ہوتے ہیں۔ جسکو خدا دے۔ حُسن تو اُس احسن الخالقین ہی کا عطیہ ہے۔ یوں تو ہر ایک اپنے آپ کو حسین ہی سمجھتا ہے۔ جو نہیں بھی ہوتا۔ وہ بھی بناؤ سنگار سے چمکنے لگتا ہے۔ لیکن خداداد حُسن کسی بناوٹ کا محتاج نہیں۔ جیسے دولت خدا کی بخشش ہے مگر کہاں تک دولتمند خدا کے واسطے خرچ کرتے ہیں۔ ویسے ہی حکومت تینوں چیزیں ایک ہی جگہ بہت کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ دولتمند عموماً بدصورت دیکھے گئے ہیں۔ ویسے ہی حکومت کا حال ہے۔ تواریخ ہم کو بتلاتی ہے کہ یہ تینوں چیزیں دو شخصوں میں پائی جاتی تھیں۔ مگر اُن دونوں کی حالت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک مرد تھا۔ دوسری عورت۔ یہ دونوں ایسے مشہور ہیں کہ ان سے دنیا دین والے دونوں آگاہ ہیں۔

اول ہے یوسف بن یعقوب جس کے حُسن کی نسبت خدا کا کلام ہم کو بتلاتا ہے کہ یوسف نور پیکر تھا۔ گویا اُس کا جسم نور کے سانچے میں ڈھلا ہُوا تھا۔ اُس کو خدا نے مصر کی حکومت اور دولت بھی دے دی مگر اُس نے ان پر کبھی گھمنڈ نہ کیا بلکہ ہمیشہ خدا کے خوف میں زندگی بسر کی۔ جب زلیخا نے اس پر بدنظری کی تو یوسف نے جواب دیا کہ میں کیوں ایسی بدذاتی کروں اور خداوند کا گنہگار ہوں؟ زلیخا مصر کی شہزادی تھی۔ حُسن میں کیا کم ہوگی مگر یوسف نے اُس پر نظر تک نہ اُٹھائی بلکہ اُس نے قید کی مصیبت گوارا کی۔ یوسف نے نہ تو حُسن پر گھمنڈ کیا نہ دولت پر اور نہ حکومت پر۔ خدا نے اُس کو بہت سرفراز کیا۔ یوسف نمونہ ہے حسینوں کے واسطے۔ حاکموں کے واسطے۔ دولتمندوں کے واسطے۔ اُس نے دنیا قوم برادری کو پیار کیا۔ اور اپنی زندگی دوسروں کے بھلے میں صرف کی۔ یوں تو لاکھوں حسین اہلِ دول اور صاحب ثروت ہوئے۔ حُسن میں ابی سلوم ابن داؤد کونسا کم تھا۔ دولت میں سلیمان کے برابر کون تھا۔ ویسے ہی سکندر اور دارا سے شاہجہان ہو گذرے۔ لیکن نہ کوئی رہا ہے نہ رہیگا۔ رہے نام اللہ کا۔ اِن کے مقابلہ میں ہماری کیا ہستی ہے چار پیسے پلّے ہوتے ہیں۔ ہمجنس تو کیا چیز فرعون کی طرح خدا کو بھی بھول جاتے ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ عبرتناک حالات تواریخ ہمارے سامنے ایک زنانہ ہستی کو پیش کرتی ہے۔ جو نہ صرف دولتمند اور صاحبِ حکومت تھی مگر حُسن میں بھی بے نظیر تھی جس نے قیاصرانِ روم کو ایسے ایسے سبز باغ دکھائے کہ اُن کو تباہ کر دیا۔ یہ تھی مصر کی شہزادی جس کا نام کلیوپیٹرا تھا۔ میں اس کے عبرتناک واقعات سُنانا چاہتا ہوں کسی آئندہ اشاعت میں آپ کی نذر کرونگا۔

واعظ

ضرورت

۲/۲

مجھے ۷-۸ سال کے لڑکے کیلئے ایک گورنس درکار ہے اُردو انگریزی کی معقول دستگاہ کے علاوہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا تجربہ ضروری۔ ٹریننگ کا سرٹیفکیٹ۔ کنڈرگارٹن کی شناسائی اور گانے بجانے کا شوق بھی چاہیئے۔ اگر کسی قسم کا سرٹیفکیٹ نہ ہو تو کسی پادری کا حوالہ دیا جائے تاکہ حسب ضرورت کوئی ضروری امور دریافت ہو سکے۔ گاؤں میں رہنا پڑیگا۔ کھانے اور رہنے کا انتظام ہمارے ذمہ۔ درخواست معہ فوٹو ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔ فوٹو واپس کر دیا جائیگا۔ باقی باتوں کا فیصلہ بذریعہ خط کتابت

جے۔ آر۔ رائے جرنلسٹ زمیندار۔ بیانہ ضلع ...

نور افشاں

مطبوعہ ۵ اگست ۱۹۲۷ء

ہماری بابت خدا کے اندیشے یا فکریں

کیونکہ میں اپنے اندیشوں کو جو تمہاری بابت کرتا ہوں جانتا ہوں۔ خداوند کہتا ہے کہ وہ بھلائی کے اندیشے ہیں بُرائی کے نہیں تاکہ میں امید بخش ایام تمہیں دوں۔ یرمیاہ ۲۹: ۱۱۔

زندگی اور فکر ایک دوسرے کی ازل سے ساتھی ہیں۔ اور ابد تک ساتھی رہینگی۔ کوئی زندگی فکر و اندیشوں کے بغیر نہیں ہوسکتی ہے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ خدا فکر و اندیشہ سے اور الفت و نفرت کے جذبات سے خالی اور معرا ہے۔ وہ طمانیت محض ہے۔ اُن کے نزدیک اس کے معنے ہر ایک فکر و اندیشہ اور الفت و نفرت کے جذبات کی نفی محض کے ہیں۔ مگر غور کرنے والے اصحاب اِس بات کو صفائی سے دیکھ سکتے ہیں کہ اگر زندہ خدا کی ذات و شخصیت سے فکر و اندیشوں کی اور اُلفت و نفرت کے جذبات کی بالکل نفی کردی جائے تو خدا کو زندہ شخصیت ماننا محال ہوجاتا ہے وہ عدم محض کا مفہوم رہ جاتا ہے اور اس طرح کی اعلےٰ ہستی کا ہونا تو ایک طرف رہا خدا کی تمام مخلوقات میں ایسی ہستی کی مثال ملنا محال ہے۔ پس چونکہ مخلوقات میں زندگی اور اندیشے اور زندگی اور اُلفت و نفرت کے جذبات ساتھ ساتھ ہیں۔ لہٰذا ہم محدود عقل و فکر کے انسان زندہ خدا کو فکر و اندیشوں سے اور اُلفت و نفرت کے جذبات سے جدا تصور کرہی نہیں سکتے۔ اگر اسکی شخصیت کا ایسا تصور کریں تو انسانی عقل و فکر کی حد سے باہر سوچ کرنا پڑیگا اور یہ بھی محال ہے۔ جو لوگ خدا کو فکر و اندیشوں سے اور الفت و نفرت کے جذبات سے معرا خیال کرنا چاہتے ہیں اُن کے خیال میں یہ کدورت پائی جاتی ہے کہ وہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ فکر و اندیشہ اور اُلفت و نفرت کا جذبہ جو انسانی زندگی میں ہے وہ اُس کے نقص اور اُس کی خامی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اگر اسی طرح کی فکریں اور اندیشے اور اُلفت و نفرت کے جذبات خدا کی زندگی کو بھی لازم ہوں تو وہ خدا ہمارا معبود ہونے کے لائق نہیں۔

مگر اس کے جواب میں تو اس قدر ہی کہنا بس ہے کہ فکر و اندیشے اور اُلفت و نفرت کے جذبات کے الفاظ جو انسانی زندگی کے علم و آگاہی میں اپنا مفہوم رکھتے ہیں اور مخلوقات کی زندگی کے مختلف مدارج میں مختلف معانی و مطالب کے ساتھ استعمال کئے جاتے ہیں وہ ہرگز اُنہیں معانی میں خدا کیلئے استعمال نہیں کئے جاتے ہیں مثلاً جب ہم چیونٹی کی زندگی میں اس کے فکر و اندیشوں کو اور اُس کی اُلفت و نفرت کو خیال میں لاتے ہیں تو اگرچہ ہم الفاظ وہی استعمال کرتے ہیں جو انسانی زندگی کی فکر و اندیشوں اور الفت و نفرت کے اظہار کے لئے ہیں۔ تو بھی ان الفاظ سے چیونٹی کے فکر و اندیشے اور اُس کی اُلفت و نفرت کا مفہوم وہی نہیں ہوتا ہو جو انسان کیلئے مقرر ہوچکا ہو مگر انسانی زندگی کے تعلق میں ان فکر و اندیشوں سے اور الفت و نفرت سے معانی کی کثرت و بلندی ظاہر کی جاتی ہے۔ ایسے ہی کسی جاہل انسان کی زندگی کے فکر و اندیشوں وغیرہ کے مقابل کسی علامہ کی زندگی کی فکر و اندیشہ کو ہر معانی کی فضیلت و برتری دی جاتی ہے۔ پس جب زندہ خدا کی طرف فکر و اندیشوں اور اُلفت و نفرت کی نسبت ہوتی ہے تو یہ الفاظ اپنے معانی و مطالب میں غیر محدود خوبی پیدا کرجاتے ہیں جو انسانی الفاظ میں ادا ہی نہیں ہوسکتی جس کا مطلب یہ ہے کہ گو ہمارے دور بین فکر و اندیشہ کرنے والا اور اُلفت و نفرت کرنے والا خدا پیش کیا جاتا ہے تو بھی اُس کی فکر و اندیشے اور اُس کی اُلفت و نفرت انسان کے سے نہیں بلکہ جس قدر زمین پر آسمان بلند ہے اسی قدر انسانی فکر و اندیشوں اور انسانی اُلفت و نفرت سے اُس کی فکر اور اُس کی الفت و نفرت بلند ہے۔ جیسے چیونٹی کی فکر اور اُلفت و نفرت کا انسان کی فکر اور اُلفت و نفرت سے مقابلہ نہیں ہوسکتا ویسے ہی انسان کی فکر اور اُلفت و نفرت کا خدا کی فکر اور اُس کی الفت و نفرت سے مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ پس فکر و اندیشہ اور اُلفت و نفرت کے جذبات کو خدا سے منسوب کرنا نہ صرف کوئی عیب نہیں ہے بلکہ عقل و نقل کے نزدیک اعلےٰ درجہ کی صداقت ہے جو خدا کے پرستاروں کے دلوں کو کمال درجہ کا اطمینان بخشتی ہے۔

ہماری سات حالتوں میں سات وعدے

۱۔ کیا تم تھکے ماندے ہو؟ کلام میں تمہارے لئے یہی آیا ہے کہ

وہ تھکے ہوؤں کو زور بخشتا ہے اور ناتوانوں کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے۔ کیونکہ نوجوان تھک جائینگے اور ماندہ ہوجائینگے اور خاصے جوان ایک لخت گر پڑینگے۔ لیکن وہ جو خداوند کی راہ تکتے ہیں سر نو زور پیدا کرینگے۔ یسعیاہ ۴۰: ۲۹-۳۱۔

۲۔ کیا تم بھوکے ہو؟ اگر ایسا ہو تو کلام میں تمہارے لئے وعدہ ہے کہ

وہ چوپان کی مانند اپنا گلہ چرائیگا وہ بروں کو اپنے ہاتھ سے فراہم کریگا۔ اور اپنی گود میں اُٹھا کے لے چلیگا۔ اور اُن کو جو دودھ پلاتی ہیں آہستہ آہستہ لے جائیگا۔ یسعیاہ ۴۰: ۱۱

۳۔ کیا تم پیاسے ہو؟ اگر ایسا ہو تو کلام میں آیا ہے کہ

میں ٹیلوں پر نہریں اور وادیوں میں چشمے

کھولونگا۔ میں صحرا کو تالاب اور سوکھی زمین کو پانی کی نہریں کر دونگا۔ یسعیاہ ۴۱: ۱۸ و ۴۴: ۳ و ۵۸: ۱۱۔

۴۔ کیا تم خوفزدہ ہو؟ اگر ایسا ہو تو کلام میں تمہارے لئے ہی آیا ہے کہ

"تو مت ڈر کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراساں مت ہو کہ میں تیرا خدا ہوں۔ میں تجھے زور بخشونگا میں تیری کمک کرونگا۔ میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالونگا۔ یسعیاہ ۴۱: ۱۰۔

۵۔ کیا تم تکلیف میں ہو؟ اگر ایسا ہو تو بھی کلام میں تمہارے لئے ہی آیا ہے کہ

جس کا دل قائم ہے تو خوب سلامتی سے اُس کی نگہبانی کریگا۔ کیونکہ اُس کا توکل تجھ پر ہے۔ ابد تک خداوند پر بھروسہ رکھو کیونکہ یہواہ یقیناً یاہ ایک ابدی چٹان ہے یسعیاہ ۲۶: ۳ و ۴۔

۶۔ کیا تم آزمائش میں مبتلا ہو؟ اگر ایسا ہو تو کلام میں تمہارے ہی لئے آیا ہے کہ

تب وہ جو پچھم میں ہیں خداوند کے نام سے ڈرینگے اور وہ جو پورب میں ہیں اس کے جلال سے۔ جب دشمن باڑھ کی مانند چڑھ آئیگا تو خداوند کی روح اُس کے مقابل ایک نشان کھڑا کریگی۔ یسعیاہ ۵۹: ۹۔

۷۔ کیا تم جنگ کر رہے ہو؟ اگر ایسا ہو تو کلام میں تمہارے لئے آیا ہے کہ

کوئی ہتھیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آئیگا۔ اور جو زبان عدالت میں تجھ پر چلیگی تو اُسے مجرم کریگا۔ یہ خداوند کے بندوں کی میراث ہے۔ اور اُن کی راستبازی مجھ سے ہے۔ یسعیاہ ۵۴: ۱۷۔

ہر حالت میں وعدہ ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے۔ اور اپنے رحم کے فرزند پر ترس نہ کھائے؟ ہاں وہ شاید بھول جائیں۔ پر میں تجھے نہ بھولونگا۔ دیکھ میں نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیوں پر کھودی ہوئی ہے۔ اور تیری شہر پناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہے۔" یسعیاہ ۴۹: ۱۶ ✤

ہوابازی کے جانبازانہ کرشمے

۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء کے سی۔ ایم۔ جی۔ لاہور نے ہوائی جہازوں کے ایک تعجب خیز منظر کی فوٹو شائع کی ہے۔ جس میں ہوابازوں کے حیرت خیز کام کی تصویر دکھائی گئی ہے۔ ایک لاکھ مجمع کی نظروں میں آسمان کی فضا میں چار ہوائی جہاز اُڑتے دکھائے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک جہاز سے ایک چھاتا جیسی چیز کے ذریعہ سے چار آدمی خلا میں گرتے دکھائے گئے ہیں۔ زمین سے ہزاروں فیٹ کی بلندی پر خلاء آسمانی میں وہ چاروں جانباز اپنے اپنے چھاتوں کو پکڑے ہوئے زمین کی طرف گرتے چلے آرہے ہیں۔ معلوم نہیں زمین تک وہ کس حالت میں پہنچینگے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ہوائی پروانہ کا یہ کرشمہ انتہائی معنوں میں حیرت انگیز ہے۔ جس کے نتیجہ سے ہوائی پرواز کی ایک بھاری مشکل حل ہو جائیگی۔

چاند تک پہنچنے کی انسانی کوشش

اخباری دنیا آجکل یورپ کے موجدوں اور سائنسدانوں نے ہزار چاند لگا دیئے۔ کام کرنے والے تو اقوام یورپ کے معدودے چند اور اولعالی دماغ افراد ہی ہیں۔ مگر اخبارات ان کے کارہائے عظیم کی خبریں شائع کر کے ہی سونا بٹور رہے ہیں۔

اخباری دنیا میں میدان ہوابازی میں لینڈبرگ کا نام زیادہ مشہور ہے۔ لیکن جب ایک جرمنی کے ہیئت دان اور ہواباز مسٹر میکس والیر کی تجدیدات کا خیال کیا جاتا ہے تو عقل اور بھی دنگ رہ جاتی ہے۔ وہ اپنے ہوائی جہاز میں ایک ہوائی لگا کر دو گھنٹہ میں بحر اوقیانوس کو عبور کر کے لینڈبرگ کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتا دکھایا جا رہا ہے۔ مسٹر والیر ایسا ہوائی جہاز تیار کر رہے ہیں کہ جس میں ایسی ہوائیاں لگائی گئی ہیں کہ جس کے وسیلے سے آپ آسانی سے چاند تک پہنچ سکینگے اور پھر زمین کو بھی واپس آسکینگے۔ پروفیسر اے۔ ون پرسیول کے حساب کے موافق ایک بھاری ہوائی جہاز جو دس میل کی بلندی پر پرواز کرتا ہو ۸۰ گھنٹہ ۴۰ منٹ میں برلن سے نیویارک تک پہنچ سکیگا۔ غرضکہ ہوائی پرواز آئندہ کے لیے ایسے امکانات کا اظہار کیا جا رہا ہے جن سے انسانی عقل و فکر متحیر ہوتی ہے۔ ہم ذہن انسانی کی فتوحات کا اندازہ لگانے سے عاجز ہوتے جا رہے ہیں ✤

تصحیح

نور افشاں مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۱ کے کالم اول کی سطر ۱۷ و ۱۸ کو اس طرح پڑھیں "خالق و مخلوق کے واسطہ یا درمیانی نسبت کی بات جو کلمۃ اللہ مشہور ہے یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ کلمۃ اللہ مخلوق نہیں بلکہ مولود ہے"۔

جاں نثار اُسقف

عشقِ جیتے ہیں جو معروف رہا کرتے ہیں
حلق میں خنجرِ فولاد سہا کرتے ہیں

تواریخ کلیسیا سے یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ ملک فارس میں مسیحی دین کی بشارت خود خداوند کے حواری حضرت یہوداہ نے دی جو آخرکار وہاں کے مجوسیوں کے ہاتھ سے شہید بھی ہوئے۔ بعد میں مسیحی دین نے وہاں پر خوب جڑ پکڑی اور بے شمار آفتاب پرست آفتابِ صداقت کے پیروکار و پرستار بن گئے۔

یاد رہے کہ اگرچہ مسیحیوں نے روم کی سلطنت میں تین صدی کے بعد ایذا رسانی سے آرام پایا۔ تو بھی وُہ اور ممالک خصوصاً ملکِ فارس میں حد سے زیادہ ستائے اور مارے گئے۔ چنانچہ مورخ لکھتے ہیں کہ ۳۴۳ء میں فارس کے مجوسی مسیحیوں کی روز افزوں ترقی اور آفتاب پرستی کا زوال دیکھ کر سخت حیران و پریشان ہوئے۔ اور کوشش کی کہ کسی طرح سے مسیحی دین کی ترقی کو روکے۔ مگر اُن کی تمام کوششیں لاحاصل ٹھہریں۔ آخرکار وہ یہودیوں کے ہمراہ جو ابتدا سے مسیحیوں کے جانی دشمن تھے۔ وہاں کے بادشاہ کے حضور میں جا حاضر ہوئے اور ان پر طرح طرح کے الزام لگا کر بادشاہ کو مجبور کیا کہ وہ مسیحیوں پر جبر و تشدد کر کے اُن کی ترقی کو روکے اُنہوں نے یہ افترا بھی باندھی کہ ان لوگوں کا دینی باپ شمعون رومی قیصر سے نامہ و پیام کرتا ہے اور اُس نے یہاں کے سب حالات قیصر کو بتا دیئے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی وقت اُس سے ہمارے ملک کو نقصان پہنچے۔ ظالم بادشاہ نے ان الزاموں کو بڑے غور سے سُنا۔ اور ارادہ کیا کہ نہ صرف شمعون کو بلکہ تمام مسیحیوں کو اپنی سلطنت سے حرفِ غلط کی طرح مٹائے۔ سو سب سے پہلے اُس نے مسیحیوں کی جائدادیں ضبط کیں۔ اس کے بعد ان غریبوں پر ایک بھاری محصول اس خیال سے کہ وہ اپنے مذہب کا انکار کرینگے لگایا۔ اس پر بزرگ شمعون نے جو اُن کا بشپ تھا اس زرِ نقد کے دینے سے انکار کیا تب بادشاہ نے حکم دیا کہ "وہ تمام اُسقف اور خادمانِ دین جو مسیحی دین کا حلقاً انکار نہ کریں قتل کئے جائیں اور ان کے عبادت خانے مسمار کئے جائیں۔ اس حکم کے اجرا کے ساتھ بزرگ شمعون گرفتار ہو کر بادشاہ کے حضور حاضر کیا گیا۔ بادشاہ نے اُسے آفتاب کی پرستش کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اگر تو اور تیرے لوگ ایسا کریں تو تم سب بے شمار دولت۔ عزت اور خلعت کے حقدار ہوگے ورنہ سب ذلت کے ساتھ لقمۂ نہنگ اجل بنوگے۔" بزرگ شمعون نے اس حکم کے ماننے سے قطعاً انکار کیا۔ اور کہا جنابِ عالی!

ہم آفتابِ صدق کی کرتے ہیں بندگی
پر آفتابِ فانی کے عابد نہیں ہیں ہم

پھر بادشاہ نے اُسے اس امید پر کہ شاید اس کا ارادہ بدل جائے قید خانہ میں بھیجا۔ جبکہ سپاہی اس کو لئے جا رہے تھے تو راہ میں اُس کو شاہی محل کا منتظم ایک ضعیف العمر خوجہ (جس نے مسیح کا انکار کیا تھا) ملا۔ جس نے اس بزرگ بشپ کو بڑے ادب سے سلام کیا۔ مگر بزرگ شمعون نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اور کہا اے نالائق تو نے کیوں باوجود مسیحی ہونے کے بادشاہ کو خوش کرنے کی غرض سے آفتاب کی پرستش کی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ آفتابِ صداقت کے انکار کا کیا نتیجہ ہوگا؟" بشپ کے ان الفاظ کو سنتے ہی خوجہ کی یہ حالت ہوئی کہ گویا اُس پر بجلی گر گئی۔ اور سکتے کے عالم میں کھڑا رہ گیا۔ ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں سے اُفتاں و خیزاں شاہی محل کے پھاٹک پر پہنچ کر وہاں جا بیٹھا اور آنسو بہاتا ہُوا یہ کہتا تھا۔ "آہ میں کیسا کم بخت ہوں۔ اگر شمعون جیسا بزرگ مجھ سے ایسا سلوک کرتا ہے اور مجھ سے منہ پھیر لیتا ہے تو پھر میں اُس آفتابِ صداقت یسوع مسیح سے جس کا کہ میں نے انکار کیا ہے منہ دیکھنے کی کیا امید رکھ سکتا ہوں"۔ بادشاہ نے خوجہ کی اس تکلیف کی خبر پا کر اُس کو اپنے پاس بُلایا اور کہا تجھ کو کیا ہُوا؟ خوجہ نے جواب دیا "میں اس سبب سے روتا ہوں کہ میں نے تجھ کو خوش کرنے کی خاطر اپنے منجی یسوع مسیح کا انکار کیا ہے۔ میں سخت سے سخت عذاب کا مستحق ہوں۔ اب میں ہرگز اپنے مصاحب خداوند کا انکار نہ کرونگا"۔ بادشاہ نے اُس عمر رسیدہ خوجہ کو سمجھایا اور کہا کہ "مسیح کے قبول کرنے اور آفتاب پرستی کے ترک کرنے میں تیری بھلائی نہیں ہوش میں آ اور اپنی جان سے عداوت نہ رکھ"۔ خوجہ نے کہا کہ حضور! میں ہوش میں ہوں اور اب میں نے عہد کیا کہ آئندہ ایسا بیوقوف نہ بنونگا کہ وہ پرستش جو صرف خدا کو موزوں ہے فانی مخلوق کو دوں"۔ بادشاہ نہایت ناراض ہُوا اور حکم دیا کہ "اس کا سر کاٹا جائے"۔ چنانچہ وہ جاں نثار مقتل میں لایا گیا۔ اور بڑی بیرحمی سے اُس کا سر اُسکے بدن سے جدا کیا گیا۔ اور وہ گویا یہ کہتا ہُوا جاں بحق ہوا ہے

میں نے مسیح کو دل و جان سے دیا جو ہو سو ہو
اُس پہ کیا ہے مال و جاں میں نے فدا جو ہو سو ہو (ظفرؔ)

اس کے بعد بادشاہ نے بزرگ شمعون کو قید خانہ سے اپنے حضور بلوایا اور اس کو آفتاب پرستی کی ترغیب دینے کی کوشش کی۔ مگر یہ سب بے سود ثابت ہُوا۔ تب اُس نے بزرگ بشپ کو خوف دلانے کی غرض سے ایک سو مسیحیوں کا سر قلم کیا لیکن بشپ نے بجائے خوفزدہ و ہراساں ہونے اُن سب مسیحیوں کو جو شہادت پانے کو تھے اپنے ایمان پر مستحکم ہونے کی نصیحت دی اور مبارکباد کہا۔ جب اُس ظالم بادشاہ نے دیکھا کہ شمعون کسی طرح سے مسیح کا انکار نہیں کرتا تو اس کا سر بھی کٹوایا اور اسی طرح وہ موت کے دروازہ سے ابدی زندگی میں داخل ہُوا۔

یہی حال ہوتا ہے دیندار کا
نہیں خوف کچھ اُسکو تلوار کا

خدا کے سوا ڈر کسی کا نہیں
اگر جان جائے تو پروا نہیں

مذکورہ بالا جماعت میں جنہوں نے کہ حضرت شمعون سے پہلے شہادت پائی ایک شخص تھا جو کہ ایذا کی تاب نہ لاکر لغزش کھانے لگا۔ اس پر بادشاہ کے ایک نامی عہدہ دار نے جو مسیحی تھا اور اُس وقت پاس کھڑا تھا اُسے کہا کہ

ذرا آنکھیں کر بند دیکھ لو عیسیٰ کا جمال
داخلِ زندگی ہوتا نہ ہو پھر تم کو ملال

اُس پر کسی شخص نے جو کچھ کہ اُس نے کہا تھا بادشاہ سے بیان کیا۔ بادشاہ یہ سُنکر نہایت ناراض ہُوا اور اُسے بلاکر دریافت کیا کہ "آیا یہ سچ ہے کہ تو بھی مسیحی ہے اور آفتاب جہان تاب کی پرستش سے انکار کرتا ہے؟" اُس نے جواب دیا کہ ہاں میں مسیحی ہوں اور اس مخلوق آفتاب کو نہیں مگر اُس آفتاب صداقت کی جو ازل سے ابد تک ہے اور جو دنیا میں ہر ایک آنے والوں کو روشن کرتا ہے۔ پرستش کرتا ہوں۔" پس بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس کی زبان نکال جائے۔ اور اسی طرح وہ بھی شہیدوں کی نامدار فوج میں جا شامل ہُوا۔

یہی راستبازوں کا ہوتا ہے طور
کہ دنیا میں سہتے ہیں وہ ظلم و جور

اس کے بعد پُورے چالیس سال تک ایذا رسانی جاری رہی جس میں مختلف طبقہ کے ہزاروں مسیحی یہ کہتے ہوئے شربتِ شہادت نوش کر گئے کہ ۔

تاریکیِ لحد میں نہیں کچھ مقام خوف
روشن ہمارا مطلعِ انوار ہے مسیح

راقمہ (مسز) کے۔ خیر اللہ۔ کلارک آباد۔

گجرات کاٹھیاواڑ میں بارش و آندھی کا خوفناک طوفان آیا۔

صانع اور مالک کُل جہاں

خدا تعالےٰ نے ساری دنیا کو روشن کرنے کے لئے عجب حکمت سے کام کیا ہے کہ نیّرِ اعظم یعنی آفتاب کو بنایا ہے اور اُسے ایک ایسی مناسب جگہ پر قائم کیا ہے کہ کل دنیا کو روشن کرے۔ اسی ماکان اور روحوں کے باپ نے انسان کے قلب کو روشن کرنے کے لئے خداوند یسوع مسیح کو مقرر کیا جو ابتدا سے خدا میں تھا اور ہے اور اسے اپنے دہنے ایسی ممتاز جگہ پر سرفراز کیا کہ وہ آفتاب صداقت دُنیا کی کل اقوام کو اپنی پاک روح القدس کی جلتی ہوئی کرنوں سے منور کرے۔

اس میں زندگی تھی اور وہ آدمیوں کا نور تھا

آفتاب کی رنگت اور خاصیت میں کوئی فرق پیدا نہیں کرسکتا۔ اس طور پر آفتاب صداقت کی صورت وصفات کو کسی رنگ ڈھانچہ میں لاکر بدلنا محال و دشوار ہے۔ ہاں بعض اپنے مکانات میں رنگ برنگ کے شیشے (.....) پیوست کرتے ان پر سورج کی روشنی خوب کھیلتی ہوئی رنگ برنگی عکس پیدا کرتی ہے۔ سو اس طور مسیحیت کی روشنی جب یورپ۔ چین و ہند وغیرہ کی سرحدوں کو عبور کرتے ہوئے اندر جھلک پیدا کرتی ہے تو ہر ایک قوم کے مذاق کے موافق نئے نئے بھیدوں کو آشکارا کرتی ہے۔ یونہی مسیحیت کا آفتاب صداقت دنیا کے مختلف قوم۔ مذہب وملت کے لوگوں کے دل و دماغ پر عجب طلسمات دکھاتا ہے۔ ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ اور اُس کی موجودگی سب کی رونق وجاہ و جلال کا باعث ہوتی ہے۔ گویا وہ ہر بشر میں ایک نئی زندگی کا دم پھونک دیتا ہے یہ سب بخششیں اُس ایک آفتاب صداقت ہی کی بدولت سے ہمیں میسر ہوتی ہیں اگر تفصیل ۱۲ ابواب کو آیت۔ نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں۔ مگر روح ایک ہی ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ کسی قوم یا خیال کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ مسیحیت کو اپنے اندر جذب کرے اور اس پر حاوی ہو جائے بلکہ مسیحیت کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اوروں کو اپنے ہمخیال بنالے اور جس ڈھانچہ میں چاہے موڑ لے۔ ملک برطانیہ کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ ایک وقت یہ قوم خدا سے منحرف اور بت پرستی میں مشغول تھی۔ سنڈے۔ مون ڈے۔ ایسٹر ڈے وغیرہ تہوار تھے۔ جو ان خداؤں سے متعلق تھے۔ جنکی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔ لیکن مسیحیت نے برطانیہ کی ایسی کایا پلٹ دی ہے کہ آفتاب صداقت کی کرنوں نے اپنی تجلی کے ظہور سے اس قوم کی حالت میں ایسا رد و بدل پیدا کیا کہ آئے دن وہ تہوار جو سورج دیوتا کی پرستش کے لئے منائے جاتے تھے خداوند کی فتح اور جلال کے نشانات بن گئے۔ ایک رومی شہنشاہ نے قریباً ۲۰۰ عیسوی سے ذرا پیشتر اپنے عبادت خانے میں چار پانچ بُت نصب کرائے اور ان میں سے ایک خداوند یسوع مسیح کا تھا۔ روم کے لوگ خداوند یسوع مسیح کے دلدادہ تھے۔ جیسا کہ وہ اپنے دیگر دیوتاؤں کے بھی تھے۔ وہ خداوند یسوع مسیح کو اپنے دیوتاؤں میں شامل کرنا چاہتے تھے لیکن مسیحیوں نے صاف انکار کیا کہ وہ یہ گوارا نہ کرینگے کہ خداوند یسوع مسیح کی عبادت ان دیوتاؤں کے ساتھ کی جاوے۔ مسیحیوں نے مذہبی جنگ کا اعلان کیا اور ٹھان لیا کہ وہ صلح نہ کرینگے۔ جب تک خداوند ہی سب کا بادشاہ نہ ہو۔ چنانچہ وہ اپنے عزم میں کامیاب بھی ہوئے۔

اس سے ظاہر ہے کہ جن قوموں اور حکومتوں میں مسیحیت نے دخل پایا اُسے اپنا ہمخیال بنانا اپنا فرض جانا۔ پولوس رسول گلتیوں کے باب ۴ آیت ۱۹ میں فرماتے ہیں۔

"اے میرے بچو تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے درد لگے جب تک کہ مسیح تم میں صورت نہ پکڑے۔"



ضرور ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام مذہب وملت کو مسیح خداوند اپنی ہم صورت وہم خیال بنا لے۔ تا کہ دنیا کی آنکھیں آفتاب صداقت کی طرف ہی ہمیشہ اُٹھی رہیں۔ دیہی کل کا منجی ولمجا ہے۔ دنیا کی مختلف اقوام اور مذاہب کا مسیحیت کی راہ میں حائل رہنا اول تو دشوار ہے۔ دوئم اُن کی اپنی صحت کے لئے مضر اور نقصان دہ ہے۔ جیسا کہ وہ گلی کوچے جہاں بلند عمارتوں کے باعث سورج کی روشنی کی کمی کی وجہ سے اکثر لوگ بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔

ضرور ہے کہ مسیحیت ایک عالمگیر برادری کی صورت میں نشو ونما پاتے ہوئے۔ قومیت اور جملہ مذاہب کی دیواروں کو ڈھا دیوے اور بنی آدم کے اختلافات کو چکنا چور کر کے سب کو ایک کر دے اور تب خداوند کا کہنا درست ہوگا۔

"کہ وہ میری امت ہونگے اور میں اُن کا خدا"۔ اور ہم سب کی مرادیں بر آئینگی اور خداوند کا کہنا برحق ہوگا کہ ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریہ ہوگا۔ مسیحیت کو ہندوستان کے لئے جو کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ اُس کو فرقہ وارانہ نیابت سے خلاصی بخشنا ہے اور ہندو دھرم کے (۳۳) کروڑ دیوتاؤں سے آزاد کرنا ہے۔ ایک مشہور مصنف پشیٹن جو دوسری مسیحی صدی میں تھا یوں رقمطراز ہے کہ "مجھے بڑی راحت اور تسکین اس بات میں حاصل ہوئی کہ وہ دس ہزار خداؤں کے ظلم سے نکل کر ایک خدا کی بادشاہت کے تحت میں آگیا۔

اعمال ۴ باب ۱۲ آیت کہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا۔ جس کے وسیلہ سے ہم نجات پا سکیں۔

خدا کرے کہ ہمارے وِردِ زبان خداوند یسوع مسیح کا نام رہے اور ہم اپنے دل ودماغ کے فلک پر صرف اُسی آفتاب صداقت کو روشن پائیں۔

خادم

آر۔ بو۔ رفیع۔ پشاور

میری نظر میں مسیح کی قدر وقیمت

ایک مسلم نو مسیحی جوان کا بیان

میں نے قابل استادوں کی زیر ہدایت تمام قرآن کا مطالعہ کیا اور بے شمار چھوٹی اور بڑی مسجدوں میں شامل عبادت ہوا۔ اور میں کئی سال تک بہت سے نیک مسلمانوں کے درمیان رہا۔ مگر مجھے بہترین طبقہ کے مسیحیوں سے ملنے کا بھی فخر حاصل ہوا۔

پس میرے مسیحی مذہب کو قبول کی اہم وجوہ میں سے مسیحیوں کا نمونہ بھی ایک ہے۔ یعنی ان کی روزانہ زندگی۔ اُن کا عام سلوک اور اہل وطن کی بلا امتیاز قومیت۔ ذات پات رنگ رضاکارانہ خدمت۔

دوسری وجہ باترتیب۔ متواتر اور بغور بائبل کا مطالعہ ہے۔ زائد از بیس سال کا عرصہ ہوا کہ ایک مشہور مشنری کی میم صاحبہ نے اچھے غیر مسیحی خاندانوں کے ایک درجن لڑکوں اور لڑکیوں کا سکول جاری کیا۔ ہفتہ میں ایک گھنٹہ ان کے ساتھ مل کر پہلے پرانا عہد نامہ اور پھر نیا عہد نامہ مطالعہ کیا کرتی تھی۔ بچوں نے بعض زبور اور مسیح کے چند اقوال مندرجہ اناجیل کو ازبر کر لیا۔ میں شاہد ہوں کہ یہ کشتکاری بہت بار آور ثابت ہوئی۔ میں بائبل میں بے حد مسرت۔ طمانیت اور ہدایت پاتا ہوں۔ اور اس سے امن اور حوصلہ افزائی حاصل ہوتی ہے۔ میری زندگی میں کوئی بھی ایسا موقع نہیں آیا کہ میں نے بائبل کو مطالعہ کیا ہو اور اس سے کوئی نہ کوئی نئی بات نہ حاصل ہوتی ہو۔ ابھی مجھے شکست۔ مایوسی اور بیدلی کی ساعتوں میں بائبل کی جانب رجوع کرنے اور اس سے مدد پانے کی ضرورت ہے۔ میں جس قدر بائبل کا زیادہ مطالعہ کرتا ہوں اُتنا ہی زیادہ اس حقیقت کا یقین ہوتا ہے کہ مسیح میری پروا کرتا اور وہ اُتنا ہی زیادہ دائمی اور پر از برکات حیات پر یقین ہوتا ہے۔

میں نے خدا کے وعدوں پر بھروسہ کیا ہے۔ اور اُن کو پورا ہوتے دیکھا ہے۔ ہر بات میں جس قدر زیادہ اعتبار خدا پر کیا اسی قدر زیادہ اس نے میرے لئے کام کیا ہے۔ میں نے مسیحیت کو آپ نہایت طویل غور وفکر کے بغیر قبول نہیں کیا۔ میں بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ میرا سب کچھ مسیح کا ہے۔ وہ میرے لئے سب کچھ ہے۔ اس نے انجیری میں سنڈے سکول کی استادی اور ہر کام میں میری امداد کی ہے۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ وہ ہر بات کو جو اس کی روح کو ابھی تک مجھ سے باز رکھتی ہے۔ دور کرنے میں میری امداد کریگا۔ (ماخوذ)

خاکی

گجرات احمد آباد میں خوفناک بارش

۴۸ گھنٹے میں ۲۹ انچ بارش

بمبئی ۲۸ جولائی۔ ۲۳ جولائی سے گجرات احمد آباد میں ۵۴ انچ بارش ہوئی۔ اس میں سے ۲۹ انچ بارش گذشتہ ۴۸ گھنٹہ میں ہوئی۔ اور ابھی بارش جاری ہے خلیج کے سرے پر انتشار طوفان کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ آج صبح اس کا مرکز کلکتہ کے جنوب کی طرف ۱۰۰ میل کے اندر تھا۔

بھاری نقصان جان ومال

احمد آباد ۲۸ جولائی۔ بارش لگاتار ہو رہی ہے۔ کوئی نواح ایسا نہیں جس میں ایک یا زیادہ مکانات نہ گرے ہوں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت تک ایک ہزار سے زیادہ مکانات گر چکے ہیں۔ جس سے تین چار لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا ہے۔ آج صبح جمال پور میں مکانات گرے اور دو شخص رہائیاں اُن کے نیچے دب کر مر گئیں۔ اس وقت تک تین اشخاص ہلاک اور دس کے قریب مجروح ہوئے ہیں۔ تمام پولیس افسران اور میونسپل ملازمان ادھر اُدھر ہو رہے ہیں جھینی پورہ جو احمد آباد کے قریب ایک بستی ہے خالی کر دی گئی ہے۔ دریا سابرمتی بھی چڑھ رہا ہے۔ (تقدس ماتم)

پست حال مسیحیوں کی ترقی و بہبودی کی مناسب تجاویز

ایک دو ہفتوں سے اخبار نور افشاں میں ایک مضمون "کلیسیا کی موجودہ مشکلات اور اُن کا حل" چل رہا ہے جس پر ایک اصحاب نے روحانی پہلو کو بہت خوبی سے لکھا ہے۔ مضمون مندرجہ ذیل میں اسی مضمون کے مالی پہلو کو پیش کیا جاتا۔ یعنی کلیسیا کی مالی مشکلات اور اُن کے حل۔ امید کی جاتی ہے کہ اس پر اور صاحب بھی مزید روشنی ڈالینگے جس سے مسیحی جماعت کو فائدہ ہو۔

یہ مسئلہ ایک ایسا اہم ہے کہ جسکی بابت مناسب تھا کہ کوئی صاحب تمیز و لائق ضمیر اپنی قلم اُٹھاتا مگر کسی صاحب تمیز کو اس کی ضرورت و اہمیت کی بابت کچھ غور و فکر نہ ہوا۔ اس لئے بندہ نے مناسب سمجھا کہ چند ایک تجاویز اپنی قومی۔ مالی۔ مدنی ترقی تعلیمی بہبودی کی نسبت ہدیہ ناظرین کروں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چند ایک صاحب شرافت نے اپنی اپنی جیب سے واجب مالی امداد اُن لڑکوں یا لڑکیوں کو دی جو کہ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند تھے اور اپنے اپنے سرمایہ کی ناداری کی وجہ سے اپنی تعلیم کو پورا نہیں کر سکتے تھے جب تک کہ ہمارے فخر قوم مہاراجہ سر ہرنام سنگھ یا مسٹر رابرٹ متر جیسے اشخاص اُن کی مالی امداد نہ کرتے (ان کے علاوہ آجکل ہمارے انڈین کرسچن کانفرنس کے بعض متمول ممبر نے اپنی اپنی جیب سے چند وظائف ایسے نوجوان مسیحیوں کے لئے عطا کئے ہیں جو کہ واقعی قابل تحسین ہیں۔ مگر کئی ان جیسے صاحب شرافت کو اس بات کا خیال نہیں آیا ہوگا کہ ہماری مجموعی جماعتی حالت میں ہمارا بہت سا حصہ اُن اَن پڑھ دیہاتی چھوٹی قوم کے ممبران کا ہے۔ جن میں سے بعض اشخاص کو مشنری صاحبان و مشنری لیڈیز نے اپنی اپنی گرہ سے خرچ کر کے اُن کو اعلےٰ تعلیم دلا کر قوم میں اچھی جگہ پر مامور کر دیا ہے۔ مگر ابھی تک ان کی تعداد کوئی ایسی نمایاں نظر نہیں آتی۔

حضرات بات یہ ہے کہ جب گذشتہ سالوں میں مختلف بورڈ کے وفد ہندوستان میں اپنی اپنی مشن بورڈ کی طرف سے ہندوستان میں اُن کے موجودہ مشنری کام کی ترقی کا معائنہ کرنے آئے تھے تو ایسے ہی مشنری پروردگان نے اپنے مربیان کی تمام کمزوریاں اور خدمتی نقائص جن سے کہ وہ خوب واقف کار تھے۔ بقول "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"۔ ان وفد کے سامنے پیش کر دیئے جسکی وجہ سے اس قسم کی مہربانیوں میں کثیر کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور روز بروز اس کمی کے . . . . ہونے کا احتمال ہے۔ جیکہ فورن مشن فنڈ میں سال بسال کمی واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے فورن مشن کے کام ذخیراتی کام میں کمی لازمی ہونی ٹھہری۔ سو اب لازم ہے کہ ہندوستانی مسیحی لیڈرز اپنی قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی مناسب تجاویز پیش کریں اور اس کے مطابق قوم کو کاربند کرا دیں۔ تاکہ اس چھوٹی سی قوم کو جو کہ غریب اور بے سرمایہ ہے۔ بوقت مشنری صاحبان کے اس ملک سے اپنی خدمت کو خیرباد کہنے پر بالکل نیست و نابود نہ ہونا پڑے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آجکل غریب سے غریب مسیحی والدین اپنی تمام کوششوں سے بعمہ ہزار آفتیں و تنگدستی اُٹھاتے ہوئے اپنے بچوں کو تعلیم دیتے ہیں کوشاں ہیں فقط اس امید پر کہ یہ اپنی تعلیمی دور ختم کرنے پر کسی اچھی جگہ ملازم ہو کر اپنی آئندہ عمر آرام و آسایش کے ساتھ بسر کرینگے۔ مگر اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ ہر سال کم از کم ۲ ہزار انٹرنس۔ ایف۔ اے بی۔ اے وایم اے کی سرٹیفکیٹ و ڈگری یافتہ تلاش روزگار میں آجکل ہی مارے مارے پھر رہے ہیں تو آئندہ اور کچھ عرصہ بعد ایسے تعلیم یافتہ اشخاص کی کیا قدر و قیمت رہیگی (باقی آئندہ)

جیل خانجات پنجاب کی کارگذاری

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

۲

جیل خانہ جات پنجاب کی رپورٹ بابت سال ۱۹۳۶ء سے معلوم ہوتا ہے کہ جیل خانوں میں ایسے مجرموں کی تعداد سال ماسبق کے مساوی رہی۔ جنکی میعاد قید ایک ماہ سے تجاوز نہ تھی۔ اس قسم کی سزا جیل خانوں کی اصلاح کے منافی ہے۔ اتنی کم سزا اپنی موثریت کے اعتبار سے بالکل بے سود ہوتی ہے۔ اور جس مطلب کے لئے سزا دی جاتی ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔ یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ سال ماسبق میں ایسے مجرموں کی تعداد جن میں ارتکاب جرم کا رجحان پختہ ہو چکا تھا ۲۱۹۶ سے گھٹ کر ۲۰۴۸ رہ گئی ہے۔ عادی مجرموں کا بالکل جدا گانہ انتظام کرنا ابھی ممکن نہیں ہوا۔ کیونکہ اس غرض کے لئے جو جیل خانے مخصوص ہیں ان میں کافی مکانیت نہیں۔ امید ہے کہ مزید گنجائش کا انتظام مکمل ہونے پر یہ دقت خود بخود رفع ہو جائیگی۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء کو پنجاب کے جیل خانوں میں عادی مجرموں کی مجموعی تعداد ۳۵۰۳ تھی۔

چند اصلاحیں نافذ کی گئیں

۱۹۳۶ء کے دوران میں جیل خانجات پنجاب میں بہت سی انتظامیہ تبدیلیاں معرض ظہور میں آئیں بعض بڑے بڑے ڈسٹرکٹ جیلوں میں پراونشل سول سروس کے افسر تعینات کئے گئے ہیں جو پورے وقت کے لئے کام کرتے ہیں۔ انہیں تین ماہ کی تربیت دینے کے بعد امتحانی طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ محکمہ جیل کے ماتحت عملہ کی مقررہ تنظیم کے متعلق گورنمنٹ نے منظوری دے دی ہے اور عنقریب اس پر عمل کیا جائیگا۔ صابات اور خانہ (سٹور) کے متعلق ایک جدید سکیم مرتب کی گئی ہے جسے عنقریب عملی صورت دیجائیگی۔ (باقی آئندہ)

زعفران زار

یہی تو میں سوچ رہا تھا

ایک لڑکا کھیت میں سے خربوزے توڑ رہا تھا جاٹ کو آتا دیکھ کر وہ جھٹ لیٹ گیا۔ جاٹ نے پوچھا۔ ارے یہاں کیوں آیا ہے۔

لڑکا۔ ابھی رات کو آندھی آئی تھی۔ میں اپنے مکان کی چھت پر سو رہا تھا اور آندھی سے اڑ کر یہاں چلا آیا۔

جاٹ۔ تیری بغل میں کیا ہے۔

لڑکا۔ یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔

یہ غلام پی سکتا ہے

مالک (خراب دودھ دیکھ کر) ارے احمق یہ پانی کی طرح پتلا دودھ کون پی سکتا ہے۔

نوکر (غٹ سے دودھ پی کر اور سینہ پر ہاتھ دھر کر) نوکر پی سکتا ہے۔ چاہے آتنا اور پلا دو۔

نواب کی عقلمندی

نواب اور نوکر شکار کھیلنے گئے۔ راستہ بھول گئے۔ کتنی دیر خراب ہونے کے بعد نوکر سے کہا۔ اب ہم تو راستہ بھول گئے ہیں۔ تو ہی گھر جا اور کسی کو بلا لا تاکہ ہمیں راستہ دکھائے۔

اس عقل کے کیا کہنے ہیں

مالک۔ یہ دودھ کس کپڑے سے چھانا تھا

نوکر۔ حضور کی کچھ (سکھوں کا خاص کپڑا) سے کیونکہ انگوچھا ملا نہیں تھا۔

مالک۔ ارے نالائق کچھ سے بھی کبھی دودھ چھانا جاتا ہے۔

نوکر۔ جناب یہ نہ سمجھ لیجئے کہ آپ کا کچھ خراب کیا ہے۔ ہم نے اس کچھ سے چھانا ہے جسے پرانی ہو جانے کی وجہ سے آپ نے پھینک دیا ہے اور جو اصلاح کرنے کے کام آتا ہے۔

(منقول از بندے ماترم سنڈے ایڈیشن)

نور افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

دلچسپیات اور خبریں

طویل القامت اشخاص کی انجمن

امریکہ میں ابھی حال میں ایک نئی انجمن کی بنیاد پڑی ہے۔ جس میں وہی لوگ شریک ہو سکتے ہیں جنکی درازی قد ڈیڑھ سے زیادہ ہو۔ اس انجمن میں اب تک نصف ملین اشخاص شریک ہو چکے ہیں۔ اب اس انجمن نے کچھ کام بھی شروع کر دیا ہے اور مخصوص دفاتر کے سامنے اپنے مطالبات اور احتجاج پیش کئے ہیں۔ اور جب تک مطالبہ اور احتجاج نہ ہوا انجمن ہی کیا۔ انجمن مذکور نے ان مالکان ہوٹل سے احتجاج کیا ہے۔ جن کے یہاں سونے کے کمرے تنگ اور چھوٹے ہیں۔ موٹر کے کارخانوں سے انجمن نے مطالبہ کیا ہے کہ موٹروں کی ساخت کے وقت موٹر ڈرائیوروں کے پاؤں کی لمبائی ملحوظ رکھ کر انکی نشست بنائیں ورنہ چلاتے وقت ان کو تکلیف ہوگی۔

اٹھارہ ہزار نشستوں کا تھیٹر

امریکہ میں ایک تھیٹر تعمیر ہوا ہے جس میں ۱۸ ہزار نشستوں کا انتظام ہے۔ اس تھیٹر کے پہلو میں ایک اور مکان بھی ہے جس میں ناظرین کے ہیٹ اور اوور کوٹ وغیرہ رکھنے کا انتظام ہے۔ اسی مکان میں یہ بھی انتظام ہے کہ عورتیں اپنے بچوں کو رکھ دیں تاکہ کھیل دیکھنے میں ان کی چیقلش مخل نہ ہو۔ اب صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ کھیل سے فارغ ہو کر یہ عورتیں اپنے بچوں کو خود اچھی بھال کریں۔ ورنہ تبادلہ ہو جانا بہت ممکن ہے۔ بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لیڈی صاحبہ سیدھی بنگلہ پر چلی جائیں اور بچہ وہیں رہ جائے۔

ایک عجیب وغریب درخت

ہندوستان کے اخباروں میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ موضع سنگرہ ضلع نیہ علاقہ بنگال میں ایک عجیب وغریب کھجور کا درخت ہے جو آفتاب کے غروب ہونے سے پیشتر خود بخود ہی جھک جاتا ہے۔ ایک ماہر علم نباتات بھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے بھی فرید پور علاقہ بنگال میں ایک درخت دیکھا تھا جو شام کے وقت نماز مغرب کی اذان ہونے اور نماز پڑھے جانے کے وقت خود بخود سربسجود ہو جاتا تھا اور کچھ حرکات کرتا تھا اور صبح کو طلوع آفتاب پھر سیدھا کھڑا ہو جاتا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ یہاں کے ہندو مسلمان اس کی روزانہ ان حرکات کو دیکھ کر حیران ہو رہے ہیں۔ اور مسلمان اس درخت کو نمازی درخت کے نام سے موسوم کرتے ہیں

ایک عجیب وغریب خوردبین

مسٹر جی۔ ای برنارڈ نے ایک عجیب وغریب خوردبین کا گذشتہ ہفتہ میں لوگوں کو مشاہدہ کرایا۔ یہ دنیا میں اپنی قسم کی پہلی خوردبین ہے۔ اور اس کی صفت یہ ہے۔

(۱) ایک انچ کا ۱۲ لاکھ پچاس ہزارواں حصہ اس سے منعکس ہوتا ہے۔

(۲) چھوٹے سے چھوٹا جرم جو کسی ذی روح کا جزو ہو سکتا ہے۔ اس جرم کی اندرونی کیفیت اس سے معلوم ہو سکتی ہے۔

(۳) چھوٹی چیز کو تین ہزار پانچ سو گنا کر کے دکھاتی ہے

اس سے مختلف بیماریوں کے جراثیم کے قد اور ڈھانچے صاف نظر آتے ہیں۔ طاعون ٹائیفائڈ۔ بخار ہیضہ وغیرہ کے جرم اور ان کی اندرونی کیفیات اس خوردبین سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ اس کے موجد برنارڈ ہیں۔

(منقول از بندے ماترم سنڈے ایڈیشن)

نور افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

رنگون یکم اگست - قادر بخش سابق آنریری مجسٹریٹ انیین کو ۵ صد روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی۔ اس پر الزام یہ تھا کہ اس نے مسٹر وائٹ اور مسٹر جبلہ ٹریڈنگ کے دستخطی سرٹیفکیٹ استعمال کئے ہیں جو عدالت کے خیال میں جعلی ہیں۔

(ہند سے ماترم)

رنگیپ ۲۹ جولائی - مسافروں کے لئے موٹروں کے چلنے سے ریلوے کمپنیاں نقصان محسوس کر رہی ہیں۔ اس لئے وہ پارلیمنٹ سے درخواست کرنے والی ہیں کہ سڑک پر مسافروں کے لئے موٹریں چلانے کا انہیں حق دیا جائے۔ سردست انہیں صرف ریلوے سروس کے تعلق میں خاص خاص حالات میں موٹریں چلائے جانے کا حق حاصل ہے۔

(ر)

دہلی یکم اگست - کل شام چاندنی چوک میں بڑی سنسنی پھیل گئی۔ جبکہ ایک مسلمان سائیکل سوار کی ایک سکھ سائیکل سوار کے ساتھ جو ڈیری کا دودھ تقسیم کرنے کے لئے جا رہا تھا ٹکر ہو گئی سکھ نے جس کا دودھ مسلمان سائیکل سوار کی لاپروائی کی وجہ سے گر گیا تھا۔ اس سے دودھ کی قیمت کا مطالبہ کیا۔ اس پر مسلمانوں کا ایک بھاری مجمع وہاں جمع ہو گیا۔ اور وہ مسلمان کی حمایت کرنے لگے۔ ہندو بھی کثیر تعداد میں جمع ہو گئے صورت حالات نازک ہو گئی تھی۔ لیکن کوتوالی پولیس اطلاع ملنے پر فوراً موقعہ پر پہنچ گئی اور اس نے لوگوں کو منتشر کر دیا۔

(ر)

فیروز پور ۳۰ جولائی - دریائے ستلج کے ہیڈ ورکس پر ایک دیوار جو ستلج ویلی سکیم کے سلسلہ میں بنائی گئی تھی۔ طغیانی کی وجہ سے منہدم ہو گئی۔ مزدور دیوار کے گرد پتھر ڈال رہے تھے تاکہ وہ بالکل ہی نہ بہ جائے تین مزدور تمیز گشت کرتے ہوئے ہیڈ ورکس کے قریب ڈوب گئے۔ ان کی نعشوں کا ابھی پتہ نہ لگا۔

(ر)

لاہور کے پارسی باشندوں کا ایک وفد مسٹر اوگلوی ڈپٹی کمشنر لاہور کی خدمت میں حاضر ہو کر ملتجی ہوا کہ میونسپلٹی میں ایک نشست پر کسی پارسی کو نامزد کیا جائے۔ اور کہا کہ پہلے صدر بلدیہ کے وقت میں ایک نشست انہیں دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں واپس لے لی گئی۔ مسٹر اوگلوی ہمدردی سے پیش آئے۔ اور ان کی درخواست پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

(ر)

ملتان یکم اگست - ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے آج ملتان سول ہسپتال کا معائنہ کیا۔ میجر ایل ایم پوری سول سرجن ملتان نے آپ کی پیشوائی کی اور آپ کو فساد کے زخمی جن میں رائے زادہ تیرتھ رام ایڈووکیٹ بھی شامل ہیں۔ دکھائے ہز ایکسیلنسی نے ان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ آج صبح آپ نے ان مقامات کا معائنہ کیا جہاں فسادات کے دنوں میں قتل کی وارداتیں ہوئی تھیں۔ آپ نے بہت سا وقت ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں گذارا۔

(ر)

ہانکو یکم اگست - رکشا قلیوں کی ہڑتال سے یہ اندیشہ ہوا کہ کمیونسٹ بغاوت نہ کر دیں۔ اس لئے مارشل لا کا اعلان کیا گیا ہے۔ قلیوں نے یونین کے افسر کو چھڑانے کے لئے دھچے پولیس نے اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ انجمن تجار ان نے قلیوں کو چندہ دینا شروع کر دیا تھا اور اس نے اس پر تکرار کی تھی) تھانہ پر حملہ کیا تھا۔

(ر)

رنگون ۲ اگست معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ستیندر ناتھ متر کو جو برہما میں نظر بند تھے کل جہاز ایلنگا میں کلکتہ لایا گیا (ر)

طرح طرح کی

الناسخ والمنسوخ - از پادری انوار الحق صاحب - قرآن میں بہت سی ایسی آیات ہیں جو دوسری آیات کو کاٹتی ہیں۔ مؤلف نے تمام ناسخ اور منسوخ آیات کو اس صورت سے مرتب کیا ہے کہ ناسخ آیت کی اصل عربی عبارت لکھ کر اس کے مقابل منسوخ آیت کی عربی عبارت دی ہے۔ اور ہر آیت کا ترجمہ انگریزی میں اس کے نیچے مع حوالہ لکھ دیا ہے۔ اور آخر میں ناسخ و منسوخ آیتوں کا ایک نقشہ نمبر شمار لگا دیا ہے۔ انگریزی دان احباب کے لئے یہ کتاب بہت ہی مفید ہے۔ کاغذ بڑھیا دبیز ولائتی اور چھپائی صاف ستھری۔ ڈبل سائز صفحہ ۱۰۸ قیمت ایک روپیہ۔

راحت القلوب - خدا کے بندوں کے روحانی دکھوں۔ ان کے علاج اور نتائج پر ضخیم رسالہ جو انگریزی سے ترجمہ ہو کر اردو میں مطبوع ہے۔ صفحہ ۱۳۲ اصل ۴ر رعایتی ۳ر

کیفیت وید یا آرین شدھی کی حقیقت - آریوں و ہندوؤں کی نظر میں ویدوں کا درجہ۔ غیر ہنود کی نظر میں ویدوں کی قدر و منزلت۔ ویدک دھرم دین فطرت نہیں ہے۔ ویدوں کی تعلیم قابل عمل نہیں اور ویدک دھرم عالمگیر نہیں۔ تحقیق مذہبی کے لئے فائدہ مند کتاب ہے صفحہ ۶۴ - ۵ر

خلاصہ مضامین - مشن کے کاموں اور دیسی مسیحیوں کی تعلیم بابت مولوی صفدر علی صاحب ای - اے - سی منسٹر کے پندرہ لیکچر۔ اعداد و شمار کے نقشے بہت سے شامل ہیں۔ ڈبل سائز صفحہ ۲۶ اصل قیمت ۲ر رعایتی ۲ر

محمد صاحب از روی اسلام - اس میں پادری گولڈ سیک صاحب نے دکھایا ہے کہ خود مسلمانوں اور اسلام کا آنحضرت کی نسبت کیا بیان ہے صفحہ ۱۰۲ - ۸ر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انار کلی - لاہور



اپولو

سب سے پہلے ہم حبش کے ایک بڑے آدمی کے مسیحی تذکرہ اعمال الرسل میں پڑھتے ہیں۔ روایات اور تواریخ سے ثابت ہے کہ اس کے وسیلے سے شمالی افریقہ میں مسیحیت قائم ہوئی۔ ابی سینیا میں پہلی صدی میں ہی نور چمکا۔ لیکن وسطی افریقہ اور جنوبی افریقہ تو صدیوں تک تاریکی میں پڑا رہا۔ اب تک بھی بعض جگہ افریقہ میں ایسی ہیں کہ وہاں ننگے اور نادان آدم خور حبشی رہتے ہیں۔ لیکن پوپ واس کے بعد سے مسیحی نور تمام سواحل افریقہ میں چمک اٹھا خوشخبری کا رجا بجا جاری ہو گیا۔ یوگنڈا اور اس کے ارد گرد صلاف سپورٹ کلیسیائیں جاری ہیں۔ ان وحشی حبشیوں میں اصل باشندوں ہی کے وسیلے سے انجیل پھیل رہی ہے۔ یہ جنگلی حبشی سوائے باطل پرستی۔ توہم پرستی بت پرستی کے اور کچھ نہیں جانتے۔ آپس میں لڑنا مرنا، لڑنا۔ ایک دوسرے کو کھا جانا ان کا دستورالعمل ہے۔ مسلمان تاجروں نے بعض جگہ سمندر کے کنارے یعنی سوڈان کے نواح میں حبشی قبیلوں کو اسلام کی دعوت دی۔ مگر اُس کے ساتھ ہی اُن کی غلامی کے بیوپار سے مالا مال ہو گئے۔ ان وحشیوں کو یا تو زبردستی یا تھوڑے داموں پر وہاں سے خرید کر دیگر ممالک اسلامیہ میں لے جا کر فروخت کرتے تھے۔ عرب مصر ترکی میں ان کی منڈیاں تھیں مگر شکر ہے خدا کا کہ مسیحیت کے طفیل تمام منڈیاں اُجڑ گئیں۔ بعض یورپین بے دین سوداگر بھی ان کو غلامی میں لیتے رہے ہیں۔

لطیفہ۔ ایک بے دین فرانسیسی سوداگر ایک حبشی مسیحی سردار کی ریاست میں گیا اور اس سے ملا۔ وہ اس وقت انجیل پڑھ رہا تھا سوداگر نے پوچھا یہ کیا کتاب پڑھ رہے ہو۔ اس نے کہا یہ انجیل ہے۔ سوداگر نے کہا یہ فضول کتاب ہے۔ اس سے دنیا کو کچھ فائدہ نہیں سردار نے کہا ٹھیک ہے اگر یہ کتاب میرے ہاتھ میں نہ ہوتی تو تم میرے پیٹ میں ہوتے۔

ناظرین نے ایک چھوٹا سا رسالہ سموئیل مورس نامے پڑھا ہوگا۔ وہ ایک حبشی لڑکے کا قصہ ہے جو بڑی مصیبتیں اُٹھا کر مسیحی ہُوا اور تعلیم کی خاطر امریکہ پہنچا جس کے ذریعہ سے امریکہ میں بڑا احیاری ہوا کیونکہ جب وہ بولتا تھا تو بڑے بڑے کالجوں کے پروفیسر حیران ہوتے تھے۔ اُس کے بیوایول کے ذریعہ سے بہت سے امریکن جوان مشنری ہو کر افریقہ میں آئے۔ خدا کی روح کو رنگ کی پروا نہیں وہ فرمانبردار دل کی خواہشمند ہے۔

حال ہی میں ایک چھوٹا سا رسالہ اپولو نامے ڈاکٹر دتا صاحب نے انگریزی سے ترجمہ کیا ہے۔ اس میں اپولو نامے ایک حبشی جوان کا تذکرہ ہے۔ جس کی مسیحی خدمت یوگنڈا کے علاقہ میں دور دراز آدم خور حبشیوں میں بارور ہوئی ہے۔ اُس کی زندگی کا حال پڑھنے سے خدا کی عجیب قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس میں کسی قدر انجیل کی خدمت کا جوش تھا۔ یہ ایسی ایسی جگہ پہنچا جہاں جانے سے بڑے بڑے دل گُردے والے خوف کھاتے تھے۔ ممبوگا ایک چھوٹی سی ریاست تھی جو یوگنڈا سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہوگی۔ جہاں کا راجا بڑا ظالم تھا۔ اُس کا مشیر ایک جادوگر تھا۔ اپولو نے وہاں جانے کا ارادہ کیا مگر سب نے اُسے منع کیا پر وہ نہ مانا۔ وہاں پہنچ ہی گیا۔ وہاں اُس نے اپنا کام شروع کیا۔ جادوگر نے سخت مخالفت کی۔ راجا بھی اپولو کا دشمن ہو گیا۔ سخت مصیبتیں اُٹھائیں۔ کوڑے کھائے۔ قریباً جان سے مار کر جنگل میں درندوں کے درمیان پھینک دیا گیا۔ وہاں سے خدا کی عجیب قدرت سے زندہ بچ نکلا۔ پھر وہیں آ کر اپنا کام شروع کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ راجا مسیحی ہو گیا۔ یہ بڑا ہی دردناک قصہ ہے۔ پڑھنے سے اُس کی روحانی قوت اور خدمت کا پتہ لگتا ہے۔ ہندوستانی مسیحیوں کے واسطے یہ تازیانہ ہے ایسے مشنری۔ ایسے مناد۔ ایسے واعظ کہاں ہیں؟ اگر ہوتے تو آج ہندوستان مسیح کے قدموں میں پڑا ہوتا۔ ابھی تک ہم مشنریوں کا منہ دیکھ رہے ہیں برادران یہ کب تک ہوگا؟ ہندوستان کی جواب دہی ہم ہندوستانیوں کے سر پر ہے۔

مس ایوا فائز صاحبہ نے یہ کتاب انگریزی میں لکھی ہے۔ جس کا ترجمہ ہمارے عزیز ڈاکٹر ڈی این دتا صاحب نے کیا ہے۔ اچھا ترجمہ ہے۔ ایک پنجابی سے ایسا ترجمہ ہونا قابلِ تعریف ہے۔ لکھائی چھپائی اچھی ہے چند غلطیوں کا غلط نامہ بھی آخر میں ہے۔ پھر بھی کئی غلطیاں ہنوز باقی ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے شکرگذار ہیں۔ ہر ایک مسیحی کو عموماً ہر مسیحی مبلغ کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ چار آنہ قیمت پر مسیحی کتب خانہ لاہور سے مل سکتا ہے۔

واعظ

براہین نیّرہ

در باب

صحتِ واصلیتِ بائبل و ابطالِ دعوئ تحریفِ بائبل

جب اہلِ اسلام کے سامنے اس امر کو پیش کیا جاتا ہے کہ قرآنِ عربی بائبل مقدس کے الہامی اور منجانب اللہ ہونے کی بڑے زور سے تصدیق کرتا ہے اور اُس کی ایسی تعریف و توصیف بیان کرتا ہے کہ جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور وہ اس امر کی بھی شہادت دیتا ہے کہ کتاب المقدس بالکل صحیح اصل و معتبر ہے۔ اور دنیا و عاقبت کی بہتری و بہبودی کے لئے ضرور ہے کہ اس پر ایمان لا کر عمل کیا جائے اور اسی وجہ سے اُس پر تمام مسلمانوں اور نیز اہلِ کتاب کو ایمان لانے اور اُس پر عمل کرنے کی سخت تاکید و تہدید کی گئی ہے اور قطعی اور حتمی

حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ اُس کو نہ مانینگے اور اُس کو جھٹلائینگے یا اُس کے حق میں کفر بکینگے۔ یا اُس کے بعض حصوں کو مانینگے۔ اور بعض کا انکار کرینگے۔ ان کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائیگا اور انواع واقسام کی عقوبتیں اُن پر نازل ہونگی اور وہ اس دنیا میں بھی رسوا و ذلیل ہونگے۔ لیکن جو کتاب المقدس پر ایمان لاکر اُس پر عمل کرینگے۔ اُن کو دونوں عالموں میں اجرِ عظیم ملیگا۔ وہ داخلِ خلد بریں ہونگے۔ اور اُن کو کچھ خوف وخطرہ نہ ہوگا۔ پھر آپ باوجود ان تاکیدی وتہدیدی احکام کی موجودگی کے انجیل یا بائبل کو ممنوع التلاوۃ اور ناواجب العمل قرار دیتے ہیں؟ تو وہ عموماً اس کے جواب میں یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ قرآن عربی نے جس کتاب المقدس کی تصدیق کی ہے اور جسکو الہامی اور منجانب اللہ تسلیم کیا ہے اور جس کو اس نے اپنا شاہد قرار دیا ہے اور جس پر جملہ مسلمانوں اور اہلِ کتاب کو ایمان رکھنے اور اُس پر عمل کرنے کی تاکید وتہدید کی ہے وہ یہ کتاب المقدس نہیں ہے بلکہ وہ اور ہی کتاب تھی۔ جو کہ مدت مدید سے صفحہ ہستی سے معدوم ومفقود اور ناپید ہوچکی ہے۔ اور اس کا نسخہ اب دنیا میں موجود نہیں ہے اور موجودہ کتاب المقدس سراسر ناقابل اعتبار و اعتماد و نیز محرف ہے۔ پادریوں نے اُسکو اپنی مرضی کے مطابق بالکل بدل دیا ہے۔ اور وہ اس قابل نہیں ہے کہ اُس پر ایمان رکھ کر عمل کر سکیں“

اس لئے لازم بلکہ الزم تھا کہ عہد حاضرہ کی روشنی میں بائبل کی صحت واصلیت اور غیر محرف ہونے پر ایک نہایت ہی مفصل وجامع رسالہ لکھا جائے۔ اور تمام مخالفین بائبل وقائیلانِ تحریف کا منہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے۔ اس اشد ضرورت کو محسوس کر کے رسالہ مندرجہ عنوان حیطۂ تحریر میں لایا گیا ہے۔ جس میں بائبل کی صحت و اصلیت اور اس کے غیر محرف ہونے کی کامل عالمانہ تحقیقات کی گئی ہے۔ اور اہلِ اسلام کے اِس من گھڑت اور محض تراشیدہ وطبع زاد مسئلہ کی بیخ کنی اور استیصال تاریخی محکم اسناد کی بناء پر کر کے بائبل کی اصلیت وصحت اور عدم تحریف کو کما حقہٗ ثابت کر کے دکھا دیا گیا ہے۔ اس لئے ہم بلاخوف تردید یہ کہنے کے لئے تیار ہیں کہ آج تک اس موضوع پر جس قدر کتب ورسائل شائع و طبع ہوچکے ہیں ان سب سے یہ رسالہ بلاشک و شبہ افضل واعلےٰ اور جامع ہے اور صفِ اولین حاصل کرنے کا مستحق ہے۔

واعظانِ انجیل جلیل کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید اور کارآمد ہے۔ اور اس قابل ہے کہ مبشرانِ انجیل اس کو اپنا حرزِ جان بنائیں اگر مبشرانِ انجیل اہلِ اسلام کے سامنے بائبل کو غیر محرف اور اصل ومعتبر ثابت کرنا چاہتے ہیں اور اُن کو دلائلِ ساطع اور براہین قاطع سے قائل کر کے بائبل کا بلاچون وچرا پیرو اور معتقد بنانا چاہتے ہیں تو اس رسالہ کو ضرور ہی خود بھی ملاحظہ کریں اور محقق ومنصف مزاج اہلِ اسلام کے سامنے تحفتہً پیش کریں۔

ہمیں یقین واثق اور امید کامل ہے کہ جملہ مشنری صاحبان ومبشرانِ انجیل جلیل اس بیش قیمت رسالہ کی حد سے زیادہ قدر کر کے مصنف رسالہ ہذا کی حوصلہ افزائی کرینگے۔ تاکہ وہ اپنی دیگر عالمانہ عدیم النظیر کتابوں کو بھی جو مسلمان۔ آریوں اور احمدیوں کے بارے میں ہیں جیکے بعد دیگرے حلیۂ طبع سے آراستہ کر کے پبلک کے سامنے پیش کر سکے۔

رسالہ ہذا اپنی صوری ومعنوی خوبیوں اور محاسن سے آراستہ وپیراستہ ہے۔ کاغذ سفید ولائتی دبیز اور چکنا لگایا گیا ہے۔ اور کتابت وطباعت دیدہ زیب ہے۔ جسکو دیکھتے ہی طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ باوجودیکہ ان تمام ظاہری وباطنی خوبیوں کے قیمت صرف سات آنہ (۷) رابعہ محصول ڈاک ہے۔ چونکہ زر قیمت منی آرڈر آنی چاہئے۔ وی۔پی طلب کرنے پر اخراجات زائد خرچ ہونگے۔ ٹکٹ نہ بھیجئے کیونکہ گم ہونے کا خوف ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ۔ ایچ۔پی۔ایل۔ایل ایڈ ایل۔ایم۔پی بمقام قصور (کوٹ پیر اتوالہ) ضلع لاہور پنجاب

یوئنگ کرسچین ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اُس کی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہوگیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات ۸؍ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔ بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہوسکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ انہیں جو کتا ۸؍ سے ۸؍ تک کردکو نول ۸؍ سے ۸؍ تک۔ مزید حالات پرنسپل صاحب وہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہوسکتے ہیں۔

ضرورت ۲/۲

گوالیار پرسبٹیرین کے لئے ۲ واعظوں کی سخت ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر فوراً بھیجنا چاہئیں۔

پادری ڈاکٹر جے۔ ولکی۔ گوالیار مشن جھانسی

پادری ایچ۔ای والٹن صاحب مینجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا